بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمار حیدر شیعہ مناظر کے ساتھ فدک پر ایک کمنٹ کمنٹ مناظرہ

چند دنوں قبل احقر کلام ابن عمر حنفی اور عمار حیدر شیعی کے درمیان فدک کے موضوع پر مناظرہ طے پایا۔ ہماری یہ خواہش تھی کہ اس اہم موضوع پر تحریری مناظرہ ہو لیکن شیعہ مناظر نے اس سے انکار کر دیا تھا۔ لہذا فیس بک پر ہی یہ مناظرہ کرنا پڑا۔ اس کے علاوہ شیعہ مناظر نے سیکیورٹی وجوہات کی بنا پر مناظرہ شیعہ گروپ میں منعقد کرنے کا کہا تھا، جس کو ہم نے مجبوراً تسلیم کیا۔

شیعہ مناظر نے اپنے شیعہ گروپ میں یوں پوسٹ لگائی۔

فدک ھي حق الزھراء سلام اللہ علیھا

السلام علیکم جمیعا ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حقوق الناس کے لحاظ سے شیعہ اور سنی برادران کے درمیان میں فدک کا مسئلہ ایک اہم اختلافی مسئلہ ہے اگرچہ یہ تاریخی مسئلہ ہے مگر اس پر گویا کہ دو مذہبوں کی دیوار استوار ہیں اس بنیاد پر شیعہ یا سنی مذھب میں سے کسی بھی ایک کی دیوار کو گرا کر بھی دوسری دیوار کو بچایا جاسکتا ہے۔

سنی مناظر کلام ابن عمر کی طرف سے فدک کے موضوع پر مناظرہ کرنے کی رغبت ظاہر ہونے پر ہم بھی مناظرہ کے لیے تیار ہوئے ہیں اور اس موضوع کے متعلق اپنا مدعی بیان کرتے ہیں جس کے جوابات فقط جناب کلام ابن عمر ہی دینگے اور باقی حضرات تحمل سے اس کو پڑھیں گے اور لائیک بھی کر سکتے ہیں۔

مدعی:

المقدمۃ الاولی: بی بی زہرا سلام اللہ علیہا فدک کو اپنا حق سمجھ کر (اگرچہ وہ حق کسی بھی عنوان سے تھا لیکن ہمارے مدعی میں بات محض ایک حق کی ہے) حضرت ابو بکر سے اس کا مطالبہ کیا تھا۔

المقدمۃ الثانیۃ: حضرت ابو بکر نے اس بات سے انکار کرتے ہوئے بی بی سلام اللہ علیہا کے مطالبہ کو مسترد کر دیا تھا۔

ان دو مقدموں کے بنیاد پر ہمارا دعوی ہے کہ بی بی زہرا سلام اللہ علیہا اپنے اس مطالبہ میں برحق تھیں اور حضرت ابو بکر باطل پر تھے کیونکہ ان کا رد کرنا بلا دلیل تھا اور ظلم تھا۔ لھذا حضرت ابو بکر غاصب تھے۔

ضمناایک سوال: آپ کی نظر میں اس مسئلہ میں باطل پر یعنی غلطی پہ کون تھا؟

(اس سوال کو نظر انداز کرنے کی صورت میں بحث کو کسی بھی صورت میں آگے بڑھانا بے فائدہ ہے یعنی ہم بحث کو آگے ہر گز نہیں بڑھائیں گے)

نوٹ:فقط مربوط جواب دیا جائے۔

۔منجانب:المجادلۃ الحسنی گروپ

کاسر ظھر النواصب:ابومھدی معصومی۔

اس پوسٹ میں شیعہ مناظر عمار حیدر نے شروع میں ہی (فدک هي حق الزهراء سلام الله عليها) یعنی' فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق ہے' لکھ دیا۔اس موضوع پر تو مناظرہ ہونا تھا، اور شیعہ مناظر نے پہلے سے ہی اپنا فیصلہ پوسٹ کے آغاز میں لکھ دیا۔

اس پوسٹ کے بعد میں نے لکھا:

الحمد للہ وحدہ، والصلاۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ، وبعد

فرقہ ناجیہ اہلسنت والجماعت کے نزدیک، اور جیسا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت میں ہے، أَنَّ فَاطِمَةَ-عَلَيْهَا السَّلَامُ-ابْنَةَ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ بَعْدَ وَفَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم أَنْ يَقْسِمَ لَهَا مِيرَاثَهَا، مَا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْهِ یعنی "رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا تھا کہ آنحضرت کے اس ترکہ سے انہیں ان کی میراث کا حصہ دلایا جائے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فے کی صورت میں دیا تھا۔"

اس کے جواب میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے انبیاء کرام کی میراث کے بارے میں شرعی حکم بتایا اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ "لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ" یعنی ہمارا (گروہ انبیاء علیہم السلام کا) ورثہ تقسیم نہیں ہوتا' ہمارا ترکہ صدقہ ہے۔

ہمارا جواب دعوی ہے کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جس حدیث مبارکہ سے استدلال کیا، وہ بالکل صحیح حدیث ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ انبیاء کی کوئی میراث نہیں ہوتی۔ اور جو کچھ وہ چھوڑ جاتے ہیں، وہ صدقہ ہوتا ہے۔ اور چونکہ یہ حدیث صحیح ہے، لہٰذا حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس معاملے میں جو موقف اختیار کیا، وہ شرعی اعتبار سے بالکل صحیح موقف تھا۔

چونکہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس حدیث مبارکہ سے لاعلم تھی، لہذا اس وجہ سے انہوں نے میراث کی تقسیم کا مطالبہ کیا تھا۔ اس کے بعد انہوں نے کہیں بھی قرآن اور حدیث سے استدلال کر کے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو غلط قرار نہیں دیا۔ لہذا فدک کے معاملے میں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا موقف ہی صحیح ہے۔ اب آپ کا یہ کہنا کہ ہم یہ فیصلہ کریں کہ کون حق پر تھا اور کون باطل پر تھا۔ تو ہم یہاں پر وہی کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام کے معاملے میں فرمایا:

وَدَاوُودَ وَسُلَيْمَانَ إِذْ يَحْكُمَانِ فِي الْحَرْثِ إِذْ نَفَشَتْ فِيهِ غَنَمُ الْقَوْمِ وَكُنَّا لِحُكْمِهِمْ شَاهِدِينَ فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَعِلْمًا

(اور یاد کرو) داؤد اور سلیمان کو جب انہوں نے کھیتی کے بارے میں فیصلہ کیا جب کہ اس میں ایک جماعت کی بکریاں گھس پڑیں اور ہم ان کے فیصلہ کو دیکھ رہے تھے۔ پس ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا اور ہم نے دونوں کو حکمت اور علم سے نوازا" پس اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی تعریف کی اور حضرت داؤد علیہ السلام کی ملامت نہیں کی۔

پھر ہم کون ہوتے ہیں کہ کسی صحابی کی تعریف کریں اور کسی کی ملامت کریں، جبکہ اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء کرام کے بارے میں یہ نہیں کہتا کہ ایک حق پر تھا اور دوسرا باطل پر تھا۔ لہذا ہم کہتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے فیصلے میں صحیح تھے، اور ہمارے لئے تو اتنا کہنا ہی کافی ہے، اور آپ کے لئے بھی کافی ہونا چاہیئے۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے لکھا:

یعنی آپ کی نظر میں بی بی زہرا اس غلطی پہ تھیں؟؟؟

اور کچھ دیر بعد لکھا:

جواب کا منتظر ہوں

حالانکہ میں اس سوال کا جواب پہلی ہی پوسٹ میں دے چکا تھا۔ لیکن شیعہ مناظر کی کوشش تھی کہ کسی صورت میں یہ لکھوں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غلط تھیں۔ تمام شیعوں کی کوشش یہی ہوتی ہے کہ فدک پر بحث کے دوران یہ الفاظ اہلسنت مناظر سے اگلوائے تا کہ جذباتی بیانات دے اہلسنت مناظر پر اعتراضات کر سکیں، اور ان کے حبِ اہلبیت پر سوال اٹھائیں۔ ظاہر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اہلسنت معصوم عن الخطا نہیں سمجھتے، اور اہلسنت کے نزدیک تو انبیاء بھی معصوم عن الخطا نہیں ہوتے، بلکہ خود شیعہ روایات سے ثابت ہیں کہ انبیاء کرام کو معصوم عن الخطا سمجھنے والا غالی ہوتا ہے۔

شیعہ کتاب عیون اخبار الرضا میں امام رضا کی روایت نقل ہے کہ:

حدثنا تميم بن عبد الله بن تميم القرشي قال: حدثني أبي عن أحمد بن علي الأنصاري عن أبي الصلت الهروي قال: قلت للرضا عليه السلام يا بن رسول الله إن في سواد الكوفة قوما يزعمون أن النبي (ص) لم يقع عليه السهو في صلاته، فقال: كذبوا لعنهم الله أن الذي لا يسهو هو الله الذي لا إله إلا هو

ابو صلت ہروی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام علی رضا کی خدمت میں عرض کی، کوفہ میں کچھ لوگ ایسے ہیں جو یہ گمان کرتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نماز میں سہو واقع نہیں ہوا۔ امام علیہ السلام نے فرمایا، انہوں نے جھوٹ کہا، ان پر خدا کی لعنت ہو۔ جس پر سہو طاری نہیں ہوتا، وہ صرف خدائے واحد ہے جس کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے۔ (عیون اخبار الرضا، ج2 ص444)

ان الفاظ سے صاف واضح ہے کہ صرف اللہ ہی وہ ذات ہے جس سے سہو نہیں ہوتا۔ لیکن شیعہ حضرات اپنے امام کے قول کے برعکس اپنے ائمہ کے معصوم عن الخطا ہونے کا عقیدہ رکھتے ہیں۔

مناظرے کے دوران ایک موقع پر جب میں نے شیعہ مناظر کی جانب سے عصمت اہل بیت کا تذکرہ کرنے کے بعد یہ روایت پیش کی، اور ان کے ائمہ کے معصوم عن الخطا ہونے پر سوال کیا، تو میری پیش کردہ اس روایت کے جواب میں شیعہ مناظر کا کہنا تھا:

امام رضاع والی روایت کا جواب

خبر واحد کی حیثیت متواترات اور قرآن کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔۔۔ یہ متفقہ اصول ہے سنی شیعہ کا

جب میں نے کہا:

اچھا، یہ بتائیں آپ کی متواتر روایات کونسی ہیں جو ثابت کرتی ہیں کہ انبیاء معصوم عن الخطا ہوتے ہیں؟ کوئی ایک متواتر روایت بتا دیں۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر کے پاس کوئی ایک بھی متواتر روایت نہیں تھی، معلوم ہوا کہ شیعہ مناظر نے بلاوجہ میری پیش کردہ روایت کا انکار کر دیا۔

پھر میں نے کہا:

> آپ کو ایک بھی متواتر روایت یاد نہیں؟ آپ نے دعوی کس بنیاد پر کیا؟ میری پیش کردہ "ائمہ اہلبیت" کی روایات کو کس بنیاد پر جھٹلایا؟ پھر آپ نے آیت تطہیر کا ذکر کیا، کیا آیت تطہیر تمام انبیاء کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟
>
> لیکن شیعہ مناظر کوئی ایک متواتر روایت بھی نہ لاسکے، اور نہ ہی میرے سوال کا جواب دے سکے۔

اس کے باوجود شیعہ مناظر عمار حیدر اس بات پر مصر تھے کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو غلط قرار دوں، میں نے بار بار اپنی دلیل کی جانب اشارہ کیا، اور کہا کہ اگر آپ کے پاس میری دلیل کا کوئی جواب ہے تو عنایت فرمائیں، لیکن شیعہ مناظر کے پاس کوئی واضح جواب موجود نہیں تھا۔ ایک دفعہ انبیاء کی عصمت کا تذکرہ کیا، جب میں نے کہا کہ آپ کی اپنی روایات میں ہے کہ انبیاء بھی معصوم عن الخطا نہیں ہوتے، تو اس کا جواب وہ نہ دے سکے۔ جیسا کہ میں نے عرض کیا، شیعہ مناظر یہ چاہتا تھا کہ میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو غلط قرار دوں، لہذا چند پوسٹوں کے بعد شیعہ مناظر نے لکھا:

> اگر کلام بھائی یہی بات ہے تو فیصلہ ابھی سے سنا دوں؟؟؟؟ وہ یہ کہ بی بی س شخصیت ہی ایسی ہے جو جھوٹ یا غلطی نہیں کرتیں تبھی تو تم ان کو غلط سمجھتے ہوئے بھی ابراز کرنے کی جرئت نہیں کر رہے۔۔۔۔ رہی ہماری کامیابی ہے کہ بی بی س غلط نہیں بلکہ حضرت ابو بکر ہی غلط تھے۔۔ وھو المطلوب

اس پر میں نے لکھا:

> **ایک منٹ، فیصلہ ہو گیا سے آپ کی مراد کیا ہے؟**

اس کے جواب میں شیعہ مناظر عمار حیدر کا کہنا تھا:

> فیصلہ یہی کہ بی بی س غلط نہیں بلکہ حضرت ابو بکر ہی غلط تھے

میں نے کہا:

> **فیصلہ کیسے ہو گیا، اگر یہی فیصلہ کرنا تھا تو آپ نے مناظرہ کیوں شروع کیا؟**

اس پر شیعہ مناظر کا کہنا تھا:

کلام بھائی صاف بتادوں کہ مناظرہ اور دلائل وغیرہ ہمارے۔۔۔اسی پوائنٹ پہ استوار ہیں تبھی آپ کو صرحت سے جواب دیناہو گا

دراصل شیعہ مناظر یہ چاہتا تھا کہ میں یہ لکھ دوں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا غلطی پر تھیں، تو پھر وہ جذباتی بیان دے کر میرے خلاف میدان ہموار کرتے اور یوں نتیجہ دلائل کی بجائے جذباتیات پر نکال کر خود کو کامیاب قرار دے دیتے۔ احقر شیعوں کی اس روش سے بخوبی واقف ہے، لہٰذا شیعہ مناظر کی خواہش پوری نہ ہونے دی۔ اس کے باوجود اپنی بات منوالی کہ اہل بیت اور ائمہ اہل بیت تو کیا، انبیاء کرام بھی غلطی سے ماوراء نہیں ہوتے اور جو ایسا سمجھے، وہی غالی ہے۔

چونکہ شیعہ مناظر کو اپنی خواہش پوری ہوتے دکھائی نہیں دی، لہٰذا تنگ آکر اپنا فیصلہ ہی سنا دیا جو کہ انتہائی مضحکہ خیز بیان تھا، اور شیعہ مناظر کی جھنجھلاہٹ کو واضح کر رہا تھا۔

بعد میں شیعہ مناظر خود ہی لکھتا ہے:

تمام پڑھنے والے دوستوں سے معذرت کہ سب شاید یہ سمجھ رہے ہوں کہ عمار دلائل نہیں دے رہا یا بات کو نہیں بڑھا رہا تو ان کو عرض کر دوں کہ یہ مناظرہ اسی طرح ہی حل ہونا ہے اور مقصد حق کو واضح کرنا ہے نہ کہ زیادہ لکھنا۔۔۔ اور میری روش کچھ ایسی ہے کہ دلائل کو کچھ خاص بات پہ استوار کرتا ہوں۔۔

قارئین سمجھ رہے ہونگے کہ شیعہ مناظر کا یہ کہنا "مقصد حق کو واضح کرنا ہے نہ کہ زیادہ لکھنا۔۔۔ اور میری روش کچھ ایسی ہے کہ دلائل کو کچھ خاص بات پہ استوار کرتا ہوں" سے یہاں پر کیا مراد ہے۔

اس کے جواب میں احقر نے ایک بار پھر اپنی بات دہرائی، اور کہا:

میں نے اپنے جواب کے لئے قرآن کریم سے استدلال کیا۔ آپ میرا جواب سمجھ گئے، میرا مدعی سمجھ گئے۔ لیکن آپ وہی کہہ رہے ہیں جو ایک ان پڑھ قرآن کریم پڑھنے کے بعد کہے کہ اللہ تعالٰی نے سمجھایا نہیں کہ کیا داؤد علیہ السلام نے صحیح فیصلہ دیا یا سلیمان علیہ السلام نے۔ اب وہ تو ان پڑھ ہے، آپ تو مناظر ہیں۔ آپ بھی وہی بات کر رہے ہیں، کہ میں واضح لکھ کر دوں کہ کس نے غلطی کی۔

جبکہ میں نے دلیل دے کر سمجھایا لیکن آپ نے ضد شروع کر دی۔ بہر حال ہم آپ کی ضد کے لئے مناظرہ نہیں کر رہے۔ آپ کو اعتراض ہے تو علمی استدلال پر اعتراض کریں۔ ورنہ وہی سوال دوبارہ نہ دہرائیں۔

کافی دیر تک شیعہ مناظر ہم سے یہ اگلوانے پر بضد رہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ میں سے کسی ایک کو غلط قرار دوں۔ بہر حال میں نے مناظرے کو آگے لے جانا مناسب سمجھا، اور شیعہ مناظر کو اس معاملے کے بارے میں ایک اور پہلو سمجھانے کی کوشش کی، اور کہا:

اب دوبارہ موضوع مناظرہ کی طرف آتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ میں یہ کہوں کہ کون خطا پر تھا اور کون صحیح تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ سے پورا فدک نہیں مانگا۔ صحیح بخاری کے الفاظ ہیں، "وَكَانَتْ فَاطِمَةُ تَسْأَلُ أَبَا بَكْرٍ نَصِيبَهَا مِمَّا تَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ خَيْبَرَ وَفَدَكٍ وَصَدَقَتِهِ بِالْمَدِينَةِ" یعنی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر اور فدک اور مدینہ کے صدقے کی وراثت میں اپنے حصے کا مطالبہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کیا تھا۔ یہ نہیں لکھا کہ انہوں نے پورا فدک مانگا۔ بلکہ فدک اور خیبر وغیرہ میں سے اپنا حصہ مانگا۔

دوسری بات یہ ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کبھی فدک کا دعوی نہیں کیا، انہوں نے کبھی یہ نہیں کہا کہ فدک میرا ہے۔ بلکہ انہوں نے اولا فدک میں سے اپنا حصہ مانگا، ثانیا انہوں نے اس پر دعوی نہیں کیا بلکہ اپنے حصے کا سوال کیا۔ یہاں پر مطالبہ بطور سوال ہے، بطور دعوی نہیں ہے۔ روایت کے ظاہری الفاظ " أَنَّ فَاطِمَةَ سَأَلَتْ أَبَا بَكْرٍ" بھی اسی امر کی نشاندہی کرتے ہیں۔

اب آپ یہ ثابت کریں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے مکمل فدک مانگا۔ اور یہ ثابت کریں کہ انہوں نے فدک پر اپنا دعوی کیا، اور بطور سوال مطالبہ نہیں کیا۔

چونکہ انہوں نے بطور سوال مطالبہ کیا، لہذا یہاں پر صواب اور خطا کی بات ہی نہیں ہے۔ ایک فریق نے فدک کے متعلق سوال کیا، دوسرے فریق نے اس کے متعلق حدیث کی روشنی میں جواب دیا۔ سوال کرنے والا فریق غلط نہیں کہلایا جا سکتا۔ لہذا یہاں پر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی غلط نہیں کہہ سکتے۔ انہوں نے تو فدک کے بارے میں سوال کیا تھا۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے لکھا:

برحال اب دوسرے جواب دعوی میں تو آپ اس بات سے ہی ہاتھ اٹھا گئے ہیں کہ بی بی س نے دعوی کیا تھا۔۔ لہذا یہ صحیح اور گلط کی نوبت ہی نہیں آتی

اور پھر لکھا:

اچھا آپ نے کہا ہے کہ بی بی سلام اللہ علیہا نے فقط سوال کیا ہے نہ کہ حق والا مطالبہ۔۔وہ بھی بی فدک کے متعلق۔۔۔ سہی؟

میں نے کہا:

مطالبہ بطور سوال کیا ہے. بطور دعوی نہیں.

اس پر شیعہ مناظر نے لکھا:

یعنیٔ اب ہمارا فی الحال اختلافی نکتہ یہ ہے کہ بی بی س نے مطالبہ کیا تھا کہ نہیں؟؟؟ یا فقط جاننا چاہتی تھیں؟
میرا دعوی ہے کہ حق سمجھ کر مطالبہ کیا تھا نہ کہ محض جاننے کے لیے سوال کیا تھا۔۔۔
سوال کا معنی عربی میں مطالبہ بھی ہے نہ کہ فقط جاننا۔۔۔

اور پھر لکھا:

اولا تو میں سوال کے معانی کے متعلق بتادوں کہ جاننے کے علاوہ خود مطالبہ کے معنی بھی بھی آتا ہے بلکہ عربی میں اکثر ہی مطالبہ کے لیے ہوتا ہے۔۔
سوال فدک یعنی فدک کے متعلق جاننا نہیں بلکہ فدک کا مطالبہ کرنا ہے۔۔۔
ثانیا: آپ نے کہا ہے کہ صرف جاننے کے لیے فدک کے متعلق پوچھا ہے تو یہ بی بی سلام اللہ علیہا کی ناراضگی کس بات پہ پھر۔۔۔
ناراضگی واضح ثبوت ہے اس بات کا کہ بی بی س حق سمجھتی تھی جو حق وہ ابو بکر نہیں دینا چاہتے تھے۔۔
جانکاری والے سوال کے جواب میں ہاں یا نہیں آنا چاہیے یا اس معانی کے الفاظ آنے چاہییں جبکہ مطالبہ کیا ہے بی بی س نے جس کے جواب میں ابو بکر نے۔۔۔۔ فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا۔۔۔۔ کچھ بھی دینے سے انکار کیا ہے۔۔۔ دینے سے انکار مانگنے کے جواب میں ہی ہو سکتا ہے نہ کہ محض پوچھنے کے جواب میں۔۔۔

1-أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا

2-،وَفَدَكٍ،

3-فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ

صحیح مسلم(3/ 1380)

(1759) - 52حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ رَافِعٍ، أَخْبَرَنَا حُجَيْنٌ، حَدَّثَنَا اللَّيْثُ، عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ، عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّهَا أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَيْهِ بِالْمَدِينَةِ، وَفَدَكٍ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمْسِ خَيْبَرَ، فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي هَذَا الْمَالِ»، وَإِنِّي وَاللهِ لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَةِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ عَلَى أَبِي بَكْرٍ فِي ذَلِكَ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا زَوْجُهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ، وَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وِجْهَةٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتِ اسْتَنْكَرَ عَلِيٌّ وُجُوهَ النَّاسِ، فَالْتَمَسَ مُصَالَحَةَ أَبِي بَكْرٍ وَمُبَايَعَتَهُ، وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ، فَأَرْسَلَ إِلَى أَبِي بَكْرٍ أَنِ ائْتِنَا وَلَا يَأْتِنَا مَعَكَ أَحَدٌ، كَرَاهِيَةَ مَحْضَرِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ،

اس کے جواب میں احقر نے عرض کیا:

آپ صرف اس بات کا جواب دیں۔ کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنی ملکیت سمجھ کر مطالبہ کیا تھا؟ اس پر کوئی ایک دلیل لائیں۔

میں نے یہ سوال اس لئے پوچھا تھا کہ موصوف کا دعوی تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا۔ ظاہر ہے کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فدک کو اپنا حق سمجھتی تھیں، تو یہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا جب فدک انکی ملکیت میں ہوتا۔ لیکن شیعہ مناظر اس سوال کا جواب نہ دے سکا۔ میں نے پہلے عرض کر دیا تھا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کا مطالبہ اس لحاظ سے کیا تھا کہ وہ چاہتی تھی کہ فدک اور دیگر ترکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ان کو ان کا حصہ بطور وراثت دیا جائے۔ ظاہر ہے کہ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ فدک کو اپنا حق سمجھتی تھیں، بلکہ اس سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ فدک میں دیگر وارثوں کا حصہ بھی سمجھتی تھیں، اور یہی وجہ تھی کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ فدک اور دیگر ترکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اپنے حصے کا مطالبہ کرنے اکٹھے آئے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو تو ان کا جتنا حصہ بنتا ہو، وہ ان کو دیا جائے۔

لیکن کمال ہے شیعہ مناظر پر، جو اس مطالبے کو لے کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہے تھے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فدک کو اپنا حق سمجھتی تھی، بلکہ شیعہ مناظر تو اسی سے یہ ثابت کرنے پر تلے تھے کہ فدک حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق تھا۔

اب یہاں پر شیعہ مناظر اڑ گیا کہ انہوں نے دعوی میں حق کا لفظ استعمال کیا ہے، ملکیت کا نہیں۔ لہٰذا ملکیت ثابت کرنا ان پر لازم نہیں، بلکہ کسی بھی طرح ان کا حق ثابت ہو جائے، تو یہی کافی ہے۔

اس پر میں نے کہا:

> اللہ کے بندے اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنی ملکیت سمجھ کر مطالبہ نہیں کیا تھا تو کیا سمجھ کر مطالبہ کیا تھا؟ حق سے مراد آپ کی کیا ہے، اس کا جواب دیں تو بات آگے بڑھے گی۔ یہ بہت عجیب بات ہے کہ آپ یہاں حق سے مراد ملکیت نہیں سمجھتے۔ آپ اپنا مطلب واضح کریں۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر کا کہنا تھا:

> جواب دعوی آپ کا تھا کہ مطلبہ مع الحق نہیں۔۔ ہم نے مطالبہ مع الحق ثابت کیا۔۔ یعنی بی بی س کی نظر میں وہ اپنا حق ہی مانگے گئی۔۔۔(کسی بھی صورت میں ہو) اب وضاحت تم نے کرنی ہے ہم نے کیوں؟؟؟

اور پھر لکھا:

> کیوں کہ ہم نے محضو مطالبہ ہی ثابت کرنا ہے۔۔۔۔ جو میرے مدعی کے اندر ہے۔۔ آپ یا تو اقرار کریں یا پھر دلیل کے ذریعہ انکار کریں۔۔۔ یہ علی معاویہ کا دیا ہوا مشورہ اپنے پاس رکھیں۔۔۔۔ میں دوسری جانب جانا ہی نہیں ہے

اس پر میں نے عرض کیا:

> بحث تو اس بات پر ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا۔ حق سے مراد یہی ہو سکتی ہے کہ انہیں فدک اپنی ملکیت نظر آئی، اس لئے مطالبہ کیا۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ ملکیت سمجھ کر مطالبہ نہیں کیا، تو پھر آپ کہنا کیا چاہتے ہیں، یہ واضح کر دیں۔

لیکن شیعہ مناظر اس کا جواب دینے سے کتراتے رہے اور انہوں نے لکھا:

> ملکیت نظر آئی یا کچھ اور۔۔۔۔ مطالبہ کیا یا نہیں؟؟؟ اور پھر حضرت ابو بکر نے رد کیا یا نہیں؟؟؟؟

اس پر میں نے کہا:

آپ خود ابہام پیدا کر کے مناظرہ کر رہے ہیں، اگر آپ کی مراد حق سے ملکیت نہیں تھی، تو آپ کا دعوی ہی مبہم ہے۔ جب آپ کو اتنا یقین نہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنی ملکیت سمجھا، تو آپ کیا مناظرہ کرنے آئے ہیں؟

اس کے بعد ان کا کہنا تھا:

جب نتیجہ یہی پہ ہی مل جائے تو ملکیت و غیر ملکیت کی بات ہی کیوں؟؟؟ بر حال آپ کے جواب دعوی کو رد کر رہا ہوں۔۔۔ آپ نے جواب دعوی جو معاویہ کے کہنے پہ بدل دیا

حالانکہ میں نے جواب دعوی میں کوئی تبدیلی نہیں کی۔ اور معلوم نہیں وہ کس معاویہ کی بات کر رہے تھے۔ غالباوہ علی معاویہ کی بات کر رہے تھے جن سے ان کی فدک پر کچھ دن قبل بحث ہوئی تھی۔ اب شیعہ مناظر کو یہ لگ رہا تھا کہ شائد وہی علی معاویہ مجھے یہاں پر ہدایات دے رہے ہیں، حالانکہ یہ شیعہ مناظر کی خام خیالی تھی۔

میں نے لکھا:

آپ اپنے دعوی کو تو پہلے پڑھ لیں۔ آپ کا دعوی یہ ہے (بی بی زہرا سلام اللہ علیہا اپنے اس مطالبہ میں بر حق تھیں اور حضرت ابو بکر باطل پر تھے) آپ نے یہ نہیں ثابت کرنا کہ بی بی فاطمہ نے فدک کو اپنا حق سمجھا، بلکہ یہ ثابت کرنا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں بر حق تھیں۔ آپ کی عقل کو سلام ہے۔

یہاں پر شیعہ مناظر کے دعوی کے متعلق اختلاف رائے ہوا تو میں نے شیعہ مناظر سے کہا کہ آپ اپنے دعوے کے تمام نکات لکھیں۔ شیعہ مناظر اس کے جواب میں اپنے دعوے کے نکات یوں بیان کرتے ہیں۔

نکات

1-بی بی سلام اللہ علیہا نے مطالبہ کیا۔

2-وہ مطالبہ فدک کا کیا

3-فدک کو اپنا حق سمجھا

4-ابو بکر نے وہ فدک نہیں دیا۔

شیعہ مناظر نے اپنے دعوی کے نکات ہی غلط لکھ دیئے تو میں نے پیشکش کی کہ میں ہی ان کے دعوی کے نکات لکھ دیتا ہوں۔ میں نے کہا:

آپ نے یہ تمام نکات ثابت کرنے ہیں۔

1۔بی بی زہرا رضی اللہ عنہ اپنے مطالبہ میں برحق تھیں۔

2۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ باطل پر تھے (معاذ اللہ)

3۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے بلا دلیل رد کیا۔

4۔ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ظلم کیا۔

5۔ابو بکر رضی اللہ عنہ غاصب تھے۔

آپ نے یہ تمام نکات ثابت کرنے ہیں۔یہ آپ کا اپنا ہی دعوی ہے۔

اس کے باوجود شیعہ مناظر اپنے دعوی سے لاعلم رہے،اور کہنے لگے:

یہ بلا دلیل کے لفظ کو کیوں گھسا دیا؟؟؟

اور پھر کہا:

اپنی بحث کو بڑھانے کے لیے ؟؟؟؟

اس پر میں نے لکھا

آپ کے ہی دعوی سے لیا ہے۔پڑھ لیں۔

شیعہ مناظر نے لکھا:

غلط لیا ہے

اور پھر لکھا:

بلا دلیل کی بات کہی ہے میں نے ؟؟؟؟ یہ تم گھسا کر بحث بڑھا کر کسی طرف لے جانا چاہتے ہو۔۔۔

اس پر میں نے لکھا:

یہ آپ کے دعوے کے الفاظ ہیں جہاں سے میں نے یہ بات کہی ہے(حضرت ابو بکر باطل پر تھے کیونکہ ان کا رد کرنا بلا دلیل تھا)

اس کے باوجود شیعہ مناظر نے لکھا:

جب باطل پہ کہہ دیا ہے تم نے تو بلا دلیل کا لفظ کیوں ؟؟؟؟ یہ آپ کے بھاگنے کی گلی میں نے نہیں بنائی ہے۔۔۔

اور پھر لکھا:

بلا دلیل کب شامل کیا میں نے ؟؟

میں نے عرض کیا:

یار آپ اندھے تو نہیں ہو، الفاظ تو آپ کے میں نے دکھا دیئے ہیں۔

اور پھر ان کے الفاظ دوبارہ نقل کر دیئے:

(ان کا رد کرنا بلا دلیل تھا)

یہاں پر شیعہ مناظر کو ہوش آیا اور کہا: عمار حیدر

اوھو سوری سوری۔۔۔۔ بلا دلیل کا لفظ موجود ہے

اور پھر لکھا:

معذرت

میں نے لکھا:

دعوی آپ کو اپنا یاد نہیں، اور مذاق ہمارا اڑانا چاہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔

اور پھر لکھا:

آپ اپنے دعوی کے نکات اب بیان کریں۔ اب پہلے اس پر بات ہو گی۔ آپ نے مناظرے کو مذاق سمجھا ہوا ہے۔

کافی پس و پیش کے بعد موصوف نے بالآخر اپنے دعوے کے تمام نکات لکھ ہی ڈالے۔

1- بی بی س حق سمجھ کر فدک کا مطالبہ کیا

2- حضرت ابو بکر نے دینے سے انکار کیا (یعنی رد کر دیا مطالبہ کو)

3- بی بی سلام علیہا اپنے مطالابہ میں بر حق تھیں

4- حضرت ابو بکر رد کرنے میں غلطی پہ تھا۔ (کیونکہ ان کا رد کرنا بلا دلیل تھا اور ظلم تھا۔)

5- نتیجہ حضرت ابو بکر غاصب تھا

6- ضمنا ایک سوال: آپ کی نظر میں اس مسئلہ میں باطل پر یعنی غلطی پہ کون تھا؟

اس سوال کو نظر انداز کرنے کی صورت میں بحث کو کسی بھی صورت میں آگے بڑھانا بے فائدہ ہے یعنی ہم بحث کو آگے ہر گز نہیں بڑھائیں گے

ان نکات کو غور کریں اور اس سے پہلے میں نے جو نکات لکھے تھے اور انہوں نے اس سے قبل جو لکھے تھے، اس کو پڑھیں تو آپ کو معلوم ہو گا کہ اس سے پہلے انہوں نے اپنے دعوے کے نکات ہی آدھے بیان کئے تھے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ موصوف سمجھ گئے تھے کہ جتنا بڑا دعوی انہوں نے لکھا ہے، اس کو ثابت کرنا ان کے بس کی بات نہیں ہے۔ لہذا موصوف اپنے ہی دعوے کو کاٹ پیٹ کر چھوٹا کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اب جو انہوں نے نکات لکھ لئے تو میں نے لکھا:

اب میرا پہلا سوال یہ ہے کہ آپ کس دلیل کے تحت کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا۔

اور یہ مطالبہ بطور دعوی تھا یا بطور سوال۔

مثال کے طور پر ایک شخص پنشن کے لئے کاغذات جمع کراتا ہے۔ اب پنشن اس کا حق ہو بھی سکتا ہے، اور نہیں بھی ہو سکتا۔ لیکن وہی شخص پنشن کے لئے کورٹ سے مطالبہ کرتا ہے تو دعوی کرتا ہے کہ پنشن میرا ہی حق ہے۔ اس میں دونوں صورتیں ہوتی ہیں۔

آپ بتائیں کہ کیا بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک پر دعوی کیا، اور اس صورت میں مانگا، یا پھر فدک پر دعوی کئے بغیر اس کو اپنا حق سمجھا اور اس صورت میں معاملہ پیش کیا۔

یہ بھی ثابت کریں کہ کس روایت میں ہے کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو مکمل طور پر اپنا حق سمجھا۔ یعنی فدک کی زمین اور پیداوار سب کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا۔

یہاں پر شیعہ مناظر نے لکھا:

میرا دعوی یہی ہے ہے نا کہ

1-بی بی س حق سمجھ کر فدک کا مطالبہ کیا

اب میں دعوی تب دوں جب آپ اس نکتہ کے منکر ہوں

میں نے لکھا:

میں کہتا ہوں کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کبھی بھی پورے فدک کو اپنا حق نہیں سمجھا۔ اب آپ دلیل لے آئیں کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پورے فدک کو اپنا حق سمجھتی تھیں۔ آپ اسی پر دلیل لے آئیں۔

یہاں پر شیعہ مناظر نے لکھا:

پورے کا بہانہ کیوں ؟؟؟؟ آدھا یا پورا۔۔۔ مگر حق حق ہے اور رد رد ہے۔

میں نے لکھا:

عمار حیدر آپ پر افسوس ہے۔ میں آپ کو اتنا فری ہینڈ دیتا ہوں، اور آپ اس میں بھی کیڑے نکالتے ہیں۔

اور پھر لکھا:

اگر آپ کے پاس یہ دلیل بھی نہیں کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا پورے فدک کو اپنا حق سمجھتی تھی، تو آپ یہاں کیا کرنے آئے ہیں۔

شیعہ مناظر کو تھوڑی حیا آئی تو لکھا:

وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ،

فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ، عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ ذَلِكَ،

صحيح ابن حبان - محققا (11 / 152)

شیعہ مناظر ان الفاظ (وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ) سے یہ استدلال کرنا چاہتے تھے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کر رہی تھیں۔ اور شیعہ مناظر کا سارا زور "تَطْلُبُ" کے لفظ پر تھا۔

یہاں پر میں نے لکھا:

آپ جس روایت سے استدلال کر رہے ہیں، اس میں حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے میراث میں فدک، اور مدینہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مال فیئے سے چھوڑے ہوئے صدقہ کا مطالبہ کیا، یہ آپ مانتے ہیں یا نہیں؟ کیا میراث میں زمین کا مطالبہ سے زمین پر حق ثابت ہو جاتا ہے؟ جبکہ دیگر وارثین بھی موجود ہوں۔

مثال: ایک شخص نے اپنے باپ سے میراث میں ایک خاص پانچ مرلہ پلاٹ مانگا، کیا وہ شخص اس پلاٹ کو اپنا حق سمجھ کر مانگ رہا ہے یا خود کو وارث ہونے کی حیثیت سے خود کو اس مطالبے کا اہل سمجھ کر مانگ رہا ہے۔ کیا یہ لازم ہے کہ ایک بندہ وہی چیز میراث میں مانگے جو اس کا حق ہو؟ کیا میراث میں ایک چیز مانگنے سے حق ثابت ہو جاتا ہے؟

لیکن شیعہ مناظر کے پاس اس کا واضح جواب نہیں تھا، اور انہوں نے لکھا:

آپ میراث ہی سمجھ لیں۔۔۔۔ حق سمجھ کر مانگنا میرا مدعی مدعی ہے اور بغیر حق کے مانگنا آپ کا مدعی ہے۔۔۔ اب اس روایت سے کیا سمجھ میں آتا ہے؟؟؟؟ جواب دیں

اور ساتھ ہی لکھا:

روایت میں واضح فدک کا لفظ بھی ہے جناب

وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ،

یہاں پر شیعہ مناظر پھر غائب ہو گئے۔

شیعہ مناظر اس دوران بار بار غائب ہوتے رہے۔ میں اس نکتے کا جواب ان کے آن لائن آنے پر دینا چاہ رہا تھا۔ لیکن جب وہ غائب ہی ہو گئے تو میں نے لکھا:

انہوں نے خواہ مخواہ فیس بک پر لائیو مناظرے کا شوق ظاہر کیا۔ لائیو مناظرے کے لئے وہ فارغ ہوتے ہیں نہیں، ہم کتنی مشکل سے آجاتے ہیں۔ لیکن شیعہ مناظر کوشش کا کہہ کر پھر نہین آتے۔

اور پھر لکھا:

مناظر صاحب، مناظرہ دو دن سے زیادہ طول پکڑ گیا کیونکہ ہم آپ کا انتظار کرتے رہتے ہیں اور آپ کو دیگر کام یاد آئے ہوئے ہیں۔ آپ شائد بھول رہے ہیں کہ ہم نے آپ کو تحریری مناظرہ کرنے کو کہا تھا۔ آپ کہہ رہے تھے کہ اس میں دیر ہو جائے گی۔ اب آپ خود ہوتے نہیں ہیں۔ آپ کو ضروری کام یاد آگئے ہیں۔ آپ نے ہمیں سخت مایوس کیا ہے۔

شیعہ مناظر پھر جو لوٹ کر آئے تو لکھا:

بات یہااں تک پہنچی تھی کہ حق سمجھ کر بی بی سلام اللہ علیہا نے مطالبہ کیا ہے فدک۔۔۔۔

آپ کا سوال یہ تھا کہ حق کس نوعیت کا تھا؟ میں کہتا ہوں یہ جاننا بھی لازمی ہی نہیں ہے کہ حق کس نوعیت کا تھا کیوں کہ کسی ایک کو غلط کہنے کے لیے اتنا ہی کافی ہے۔۔ آپ اتنا تو تسلیل کرتے ہیں نا کہ بی بی س نے حق سمجھ کر ہی مانگا تھا (ورنہ نراضگی بلاوجہ نہیں

ہو سکتی) تو حق سمجھ کر مطالبہ کر کے غلطی کی بی بی س نے؟ یا وہ حق نہ دے کر حضرت ابو بکر نے غلطی کی؟؟ جب آپ حضور پیدا کریں تو اس کا جواب عنایت فرمایئے گا

اس وقت میں نے ان کو جواب دیا اور لکھا:

جس روایت سے آپ استدلال کر رہے ہیں، اس میں مکمل فدک کی بات نہیں ہے، بلکہ جو حصہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا تھا، اس کی بات ہو رہی ہے۔ روایت کے الفاظ پر غور کریں (حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ) ترجمہ یعنی جب انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ کا مطالبہ کیا، جو کہ مدینہ اور فدک میں تھا۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ یہاں پورا فدک مراد ہے، تو مدینہ کیوں پورا مراد نہیں ہے؟ آپ کبھی بھی یہ نہیں کہہ سکتے کہ پورا مدینہ بھی صدقہ تھا۔ تو فدک کو آپ اس روایت کی روشنی میں کیسے یہ کہتے ہیں کہ وہ یہاں پر پورا مراد ہے؟

اور خاص طور پر جبکہ فدک پر صلح بھی فدک کی نصف زمین پر ہوئی تھی، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا پورے فدک کا مطالبہ کس بنیاد پر کر سکتی تھیں؟ اس کا جواب دیں۔

اور پھر لکھا:

آپ نے اپنے مقدمہ اولی میں کہا ہے (بی بی زہرا سلام اللہ علیہا فدک کو اپنا حق سمجھ کر حضرت ابو بکر سے اس کا مطالبہ کیا تھا۔) اب آپ کو یہ ثابت کرنا ہو گا کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے پورا فدک اپنا حق سمجھ کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہا سے مطالبہ کیا تھا۔

اور ساتھ ہی یہ سوال بھی کیا:

اور اس سوال کا بھی جواب دیں کہ کیا بنو ہاشم سے فدک کی اراضی میں میراث کا مطالبہ صرف حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے کیا، یا کسی اور نے بھی اس اراضی میں میراث کا مطالبہ کیا۔

اس وقت شیعہ مناظر پھر غائب ہو گئے تو میں نے لکھا:

ابھی میں آدھے گھنٹے سے آن لائن ہوں تو عمار حیدر کا کوئی جواب نہیں آرہا، حالانکہ عمار ابھی آن لائن ہے۔ مجھے لگتا ہے کہ میں جاؤں گا تو عمار جواب دے گا۔

اس وقت عمار حیدر آن لائن تھے اور ایک اور جگہ کمنٹ میں مصروف تھے تو میں نے یاد دہانی کے لئے ان کو لکھا:

عمار حیدر، دیگر کمنٹ میں رپلائی بعد میں کروں، یہاں پر آپ کا اور میرا مناظرہ ہے، یہاں پہلے جواب دو تاکہ بعد آگے بڑھے۔

اور پھر لکھا:

ایک گھنٹہ ہو گیا ہے، ابھی تک کوئی جواب نہیں آیا حالانکہ عمار آن لائن ہے۔ اس پر افسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ ایسے تو مناظرہ نہیں ہو سکتا۔ یہی کام کرنا تھے تو تحریری مناظرہ کر لیتے۔ پھر وقت ملے گا تو دیکھیں گے۔ اللہ نگہبان۔

بعد میں شیعہ مناظر آئے تو انہوں نے لکھا:

حضرت ابو بکر کے پاس کون سا فدک تھا پورا یا آدھا؟؟؟؟؟ بی بی س نے کس فدک کا مطالبہ کیا تھا آدھے کا یا پورے کا؟؟؟؟؟

جواب کا منتظر ہوں

اور پھر لکھا:

میرے مدعی کی پہلی شق کا اطلاق ہی اس بات پہ ہے کہ فدک کا بطور حق مطالبہ ہوا (اب وہ فدک ملکیت ہو یا نہ ہو اور وہ مطالبہ پورے فدک کا ہو یا آدھے کا)۔۔۔۔ سوال وہی ہونا ہے کہ بی بی س اپنے اس مطالبہ میں جو کہ سنی روایات سے بطور شافی ثابت ہے کہ مطالبہ کیا ہے بی بی س اس اپنے مطالبہ میں غلطی پہ تھیں یا حضرت ابو بکر غلطی پہ تھے؟؟؟؟

اس کے بعد انہوں نے لکھا:

اس کا ترجمہ فرمائیں ذرا

حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ،

میں نے جواب دیا:

تطلب کا معنی دونوں طرح سے ہو سکتے ہیں، لیکن اس روایت کے بعض طرق میں التماس کے الفاظ ہیں۔ جو واضح کرتے ہیں کہ انہوں نے دعوی نہیں کیا، بلکہ سوال کیا۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ۔ عَلَيْهَا السَّلاَمُ۔ وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ (صحیح بخاری، کتاب المغازی)

یہاں پر یلتمسان کے الفاظ ہیں۔ یلتمسان کا ترجمہ کر دیں کیا ہے۔

اس کے جواب میں انہوں نے لکھا:

یلتمسان یعنی ان دونوں نے مانگا۔۔۔ مطالبہ کیا۔۔۔ بس۔۔۔۔

آپ یہی سے ہی سمجھ لیجیے کہ تسئلہ کے آگے ہی تطلب ہی ہے۔۔۔

وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ

میں نے لکھا:

اچھا، اب اس کا جواب دیں۔ کیا حضرت عباس اور حضرت فاطمہ دونوں نے فدک بطور میراث مانگا؟ اس طرح تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عباس بھی فدک کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ اب لاؤ جواب مناظر صاحب۔

روایت یہ رہی۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ- عَلَيْهَا السَّلاَمُ- وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ (صحیح بخاری، کتاب المغازی)

آپ کے مطابق اس روایت کی روشنی میں حضرت عباس بھی فدک کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ سبحان اللہ۔ دونوں اکٹھے ہی فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کرنے آئے۔ کیا یہ بات آپ کے ذہن میں آسکتی ہے؟

اس کے جواب میں شیعہ مناظر کا کہنا تھا:

حضرت عباس بے شک میراث مانگے۔۔ اس میں ہمیں کیا فرق پڑتا ہے؟؟؟؟۔۔ ہم نے آپ کے حضرت ابو بکر کو جھوٹا ثابت کرنا ہے۔۔ اور بی بی س کو سچا۔۔۔ بس۔۔۔

ویسے بھی بھی فقط فدک تو نہیں تھا بلکہ صدقہ اور خیبر بھی شامل ہیں۔۔۔

یہ لیں دونوں چیزیں

-وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَهُ مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ

میں نے لکھا:

کیا بی بی فاطمہ ایک ایسے شخص کے ساتھ فدک مانگنے آئی جو خود بھی فدک کو اپنا حق سمجھتا تھا؟

اس پر عمار حیدر نے لکھا:

جی نہیں بلکہ دوسری رویات سے کنفرم کر کے دیتا ہوں کہ فدک فقط بی بی سلام اللہ علیہا نے منا گا ہے۔۔ اور جس میں عبار ژض شریک ہیں تو وہاں پہ خیبر کا ذکر بھی ہے۔۔۔۔ ویسے بھی جب بات میراث کی ہے تو جتنے بھی وارث آئیں تو ہمارے مدعی پہ کیا فرق پڑتا ہے۔۔ یا بی بی س کے مطالبہ کی نفی کب ہوتی ہے۔۔۔۔ ؟؟؟

اور پھر لکھا

جب وارث ہو تو کیا حرج ہے۔۔ یعنی یہ وارث سب مل کر اٹھے ہیں بے نقب کرنے کو

اب بتائیں مطالبہ ثابت ہوا کہ نہیں ؟؟؟؟؟؟

میں نے لکھا:

نہیں برادر۔ دوسری روایات میں خیبر کو بی بی فاطمہ نے بھی مانگا ہے۔ یہ عجیب بات ہوئی کہ فدک بی بی فاطمہ وراثت میں مانگے، اور حضرت عباس میراث میں خیبر مانگے۔ روایت میں صاف لکھا ہے کہ دونوں ان زمینوں میں میراث میں سے حصہ مانگنے آئے۔ اب اگر آپ کہتے ہیں کہ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے فدک کو اپنا حق مانگا، تو اس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عباس نے بھی فدک کو اپنا حق سمجھا۔

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ فَاطِمَةَ- عَلَيْهَا السَّلاَمُ- وَالْعَبَّاسَ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا، أَرْضَهُ مِنْ فَدَكٍ، وَسَهْمَهُ مِنْ خَيْبَرَ

حضرت فاطمہ اور عباس علیہما السلام حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے اپنی میراث کا مطالبہ کرنے آئے، یہ فدک کی زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور خیبر میں بھی اپنے حصہ کا۔

کیا دو شخص جو ایک زمین کے دعویدار ہوں، اکٹھے ہی کورٹ میں کیس دائر کرتے ہیں؟ آپ کن خیالوں میں رہ رہے ہیں؟

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے لکھا:

جی جی کیونکہ دونوں ہی وارث ہونگے تو مطالبہ بھی دونوں ہی کر سکتے ہیں

میں نے لکھا:

اچھا، یہ آپ لکھ لیں کہ حضرت عباس بھی فدک کے وارث تھے۔ یہ لکھ لیں۔

شیعہ مناظر نے لکھا:

تو بے شک سمجھے۔۔وہ بھی وارث تو ہے نا۔۔۔از لحاظ وراثت

میں نے عرض کیا:

پہلے آپ یہ لکھ لیں کہ حضرت عباس نے فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کیا تھا۔ آپ یہ لکھ لیں، کیونکہ روایت میں حضرت عباس نے بھی مطالبہ کیا فدک کا۔

جب آپ حضرت عباس کے متعلق یہ نہیں کہتے، تو میں بی بی فاطمہ کے متعلق یہ کیسے کہہ دوں۔

شیعہ مناظر غصے میں آگئے اور کہنے لگے:

تو تو لعنت کر دے اپنی کتابوں پہ۔۔۔۔۔گھٹیا انسان آپ کی بخاری نجاری یا دوسری کتب کے مطابق حضرت عباس بھی اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کر رہے تھے۔۔۔۔۔۔اب بول آگے۔۔۔

میں نے لکھا:

محترم، غصہ نہ کریں۔ آپ نے خود ہی تسلیم کر لیا ہے کہ حضرت عباس بھی فدک کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ اب باقی کیا رہ گیا۔

اور پھر لکھا:

جب حضرت عباس رضی اللہ عنہ فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ کر رہے تھے، تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا ان کے ساتھ ہی فدک مانگنے کیوں گئیں؟ آپ کے دماغ میں کیا بھرا ہوا ہے؟

شیعہ مناظر نے لکھا:

رویات تمہاری ہیں یا ہماری؟؟؟؟وہ ہم پہ نہ تھونپ۔۔۔

یہ آپ کا گھٹیا اعتراض ہمارے مدعی پہ اثر ہی نہیں ڈالتے۔۔۔

اور پھر یہ شیطانی اعتراض تب قابل قبول ہوتا جب مطالبہ محض فدک کا ہوتا۔۔۔

جبکہ مطالبہ تین چیزوں کا ہے۔۔صدقہ بالمدینہ۔۔فدک،،اور خیبر کا۔۔۔

اور اس گھٹیا بات کو مان بھی لیں تو بھی بی بی س کا حق کے طور پہ مطالبہ آپ کی کتابوں میں لکھا ہوا نہیں ہے مگر؟؟؟؟؟

اب جواب دو۔۔۔۔

میں نے لکھا:

روایات تو ہماری ہیں، لیکن احتجاج تو آپ کر رہے ہیں۔ جب ہماری روایات سے آپ کا موقف ثابت نہیں ہوتا، تو آپ ہماری روایات کو لے کر کیا کریں گے؟

اور پھر لکھا:

دیکھو جناب۔ میرے مطابق روایت کا مطلب یہ نہیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فدک کو اپنا حق سمجھتے تھے۔ میں آپ کی غلط فہمی کی طرف اشارہ کر رہا ہوں، لیکن آپ بی بی کا حق ثابت کرنے کیلیے حضرت عباس کو بھی فدک کا دعویدار قرار دے چکے ہیں۔

اور پھر لکھا:

میرے مطابق تو دونوں مطالبہ بطور سوال کر رہے تھے کہ فدک کی اراضی ان میں بطور وراثت تقسیم کی جائے۔ آپ کہتے ہیں کہ دونوں اکٹھے گئے، اور دونوں میں سے ہر ایک فدک کو صرف اپنا حق سمجھتا تھا۔ آپ نے فدک کے دعویدار بھی دو بنا دیئے۔ پھر آپ کو اپنی عربی دانی پر فخر ہوتا ہے؟

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے لکھا:

ٹھیک ہے عباس رض بھی دعویدار تھے۔۔۔ کیوں تھے؟ بطور میراث تھے۔۔۔ میراث کی چیزیں کتنی تھیں ؟؟؟ تین چیزیں تھیں کوئی فقط فدک نہیں تھا۔۔۔ اب سمجھے۔۔

اور پھر لکھا:

اعتراض تب قابل قبول ہوتا جب مطالبہ محض فدک کا ہوتا۔۔۔

جبکہ مطالبہ تین چیزوں کا ہے۔۔ صدقہ بالمدینہ۔۔ فدک،،اور خیبر کا۔۔۔

اور اس گھٹیا بات کو مان بھی لیں تو بھی بی بی س کا حق کے طور پہ مطالبہ آپ کی کتابوں میں لکھا ہوا نہیں ہے مگر؟؟؟؟؟

اب جواب دو۔۔۔۔

پھر بی بی سلام اللہ علیہا کا مطالبہ کرنا ثابت ہوا کہ نہیں؟؟

شیعہ مناظر یہاں پر مان گئے ہیں کہ اگر حضرت عباس رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا دونوں نے فدک کا مطالبہ کیا، تو ہمارا یہ اعتراض صحیح ہے کہ دونوں فدک کو اپنا حق سمجھ کر مطالبہ نہیں کر رہے تھے بلکہ وہ یہ مطالبہ کر رہے تھے کہ اس کو بطور میراث تقسیم کر کے ان کو ان کا حصہ دیا جائے۔

اب ہم نے یہ ثابت کرنا تھا کہ حضرت عباس اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہما دونوں ہی دیگر ترکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ فدک میں ترکہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا مطالبہ کر رہے تھے۔

یہاں پر شیعہ مناظر نے یہ بھی لکھا:

> بات تو یہ ھے کہ فدک کے مطالبے کے بعد جناب فاطمہ سلام اللہ علیہ ناراض ھو گئیں یعنی انہوں نے ابو بکر کو چھوٹا سمجھا۔۔۔اور جناب فاطمہ سلام اللہ علیہہ کی ناراضگی جہنم کا سرٹیفیکیٹ ھے

میں نے اولا تو یہ لکھا:

> پھر آپ نے حضرت عباس کو بھی فدک کا وارث قرار دے دیا۔ جب حضرت عباس بھی فدک کے وارث ہو گئے، تو بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا فدک پر حق کہاں سے ثابت ہو گیا؟ اس فدک میں تو ایک اور وارث نکل آیا۔ فدک تو حضرت عباس کا حق بھی نکل آیا۔

اور پھر لکھا:

> کیونکہ آپ خود کہہ رہے ہیں کہ حضرت عباس بھی وارث تھے، اس لئے وہ بھی خود کو فدک کا حقدار سمجھتے تھے۔

اس کے بعد میں نے لکھا:

> کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ حضرت عباس الگ زمین کا مطالبہ کر رہے تھے اور حضرت فاطمہ الگ زمین کا مطالبہ کر رہی تھیں۔ دونوں ہی تمام زمینوں کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آپ روایات میں اپنا من پسند مطلب نہ ڈالیں جو الفاظ سے ثابت نہیں۔

اس کے بعد شیعہ مناظر نے لکھا:

> اب یہ لے۔۔۔۔۔ جس میں اکیلی بی بی س مطلابہ کر رہی ہیں۔۔۔ یہ لو
>
> صحیح ابن حبان - محققا (11 / 152)
>
> ذِكْرُ السَّبَبِ الَّذِي مِنْ أَجْلِهِ كَانَ يَحْبِسُ الْمُصْطَفَى صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُمُسَ خُمُسِهِ وَخُمُسَ الْغَنَائِمِ جَمِيعًا

– 4823 أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللَّهِ بْنِ الْفَضْلِ الْكَلَاعِيُّ، بِحِمْصَ قَالَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبِي، عَنْ شُعَيْبِ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، قَالَ حَدَّثَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ، أَخْبَرَتْهُ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَتْ إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَسْأَلُهُ مِيرَاثَهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ صَدَقَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ وَفَدَكَ، وَمَا بَقِيَ مِنْ خُمُسِ خَيْبَرَ، قَالَتْ عَائِشَةُ: فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ، لَيْسَ لَهُمْ أَنْ يَزِيدُوا عَلَى الْمَأْكَلِ» ، وَإِنِّي وَاللَّهِ، لَا أُغَيِّرُ شَيْئًا مِنْ صَدَقَاتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ حَالِهَا، الَّتِي كَانَتْ عَلَيْهَا فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، وَلَأَعْمَلَنَّ فِيهَا بِمَا عَمِلَ فِيهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا، فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ، عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ ذَلِكَ، فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ، حَتَّى تُوُفِّيَتْ، وَعَاشَتْ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِتَّةَ أَشْهُرٍ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ دَفَنَهَا عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهِ لَيْلًا، وَلَمْ يُؤْذِنْ بِهَا أَبَا بَكْرٍ، فَصَلَّى عَلَيْهَا عَلِيٌّ، وَكَانَ لِعَلِيٍّ مِنَ النَّاسِ وَجْهٌ حَيَاةَ فَاطِمَةَ، فَلَمَّا تُوُفِّيَتْ فَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا، انْصَرَفَتْ وُجُوهُ النَّاسِ عَنْ عَلِيٍّ، حَتَّى أَنْكَرَهُمْ، فَضَرَعَ عَلِيٌّ عِنْدَ ذَلِكَ إِلَى مُصَالَحَةِ أَبِي بَكْرٍ، وَمُبَايَعَتِهِ وَلَمْ يَكُنْ بَايَعَ تِلْكَ الْأَشْهُرَ۔۔۔۔

یہاں پر میں نے لکھا:

اہلسنت اور اہل تشیع کا یہ متفقہ اصول ہے کہ تمام روایات جمع کر کے ہی جو مطلب نکلے گا، اس کو تسلیم کیا جائے گا۔ تمام صحیح طرق دیکھ کر ہی مفہوم سمجھا جائے گا۔ کیا آپ اس کا بھی انکار کرتے ہیں؟

شیعہ مناظر کو ماننا پڑا کہ میرا موقف صحیح ہے۔ اور انہوں نے لکھا:

جی جی چلو تمام روایات کو جمع کر کے مطلب نکالو۔۔ کہ بی بی اور عبار دونوں مطالبہ کر رہے تھے۔۔۔۔ تو یہ آپ کا اعتراض کے فدک میں بھی عبار رض شامل ہے تو جواب یہ ہے کہ یہ اعتراض تب ہوتا جب منحصر افدک ہی کا مطالبہ کیا جاتا۔۔۔ جبکہ یہاں پہ تین چیزوں کا ذکر ہے اس لیے اپ کا اعتراض منفی ہے۔۔۔۔۔۔ اور بی بی س کا فدک کا مطالبہ بطور حو عین ممکن ہے۔۔۔

شیعہ مناظر یہاں پر اپنی بات دوبارہ دہرا رہے ہیں کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں ہی فدک کا مطالبہ کرتے تو ہمارا اعتراض بجا ہوتا۔ اب جب ہم نے مطالبہ کیا کہ آپ دکھائیں کس دلیل سے آپ کہہ رہے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ الگ الگ ترکے کا مطالبہ کر رہے تھے، تو اس کا جواب شیعہ مناظر کے پاس نہیں تھا۔

میں نے لکھا:

آپ یہ ثابت کر دیں کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فدک کا مطالبہ نہیں کر رہے تھے، بلکہ خیبر کا مطالبہ کر رہے تھے۔ آپ یہ بات کس دلیل کی بنیاد پر کہہ رہے ہیں؟ اور اگر آپ یہ بات کہتے ہیں تو آپ غالبا یہ بھی سمجھتے ہیں کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے خیبر کو بطور میراث نہیں مانگا۔ یہ لکھ دیں تا کہ بات واضح ہو۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے لکھا:

یہ تین چیزیں روایت میں ہیں کہ ہنیں؟؟؟؟؟؟

ہیں کہ نہیں۔۔۔ تو فدک میں بھی عباس رض کا شامل ہونا تم دکھاؤ۔۔۔

یا اکیلے عباس رض نے جا کر فدک بھی مانگا ہو یہ تم دکھاؤ ہم کیوں؟؟؟

ہم دکھاتے ہیں کہ بی بی سلام اللہ اکیلی بھی گئیں ہیں فدک لینے

جب میراث میں تین چیزیں ہیں تو آپ کا کیسے کہہ سکتے ہیں کہ فدک ہی میں بھی عباس رض شامل ہوں

میں نے جواب دیا:

تینوں روایت میں ہے، لیکن میرا موقف ہے کہ حضرت عباس اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا تینوں کا الگ الگ مطالبہ نہیں کر رہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ حضرت عباس اور حضرت فاطمہ نے تینوں کا الگ الگ مطالبہ کیا، یعنی حضرت عباس نے اور صدقہ کا مطالبہ کیا اور حضرت فاطمہ نے اور صدقہ کا مطالبہ کیا۔ اس کی دلیل کیا ہے، وہ لکھیں۔

اگر یہی آپ کی دلیل ہے کہ روایات میں تینوں صدقات کا نام آیا ہے، تو یہ تو کوئی دلیل ہی نہیں ہے۔

شیعہ مناظر نے لکھا

کیوں دلیل نہیں ہے۔۔

میں کہتا ہوں کہ عباس رض بھی بطور وارث پیامبر۔۔۔ شریک بھی ہو جائیں۔۔۔ تو بھی بی بی س کے مطالبہ پہ کون سا فرق پڑتا ہے اور رد ابی بکر پہ کون سا فرق پڑتا ہے؟؟؟؟؟

کیا ایک مورث کے دو یا تین ارث نہیں ہوتے کیا۔۔؟

یعنی شیعہ مناظر اپنے ہی موقف سے ہٹ گئے کہ اگر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ دونوں ہی فدک کا مطالبہ کرتے ہیں تو ہمارا اعتراض بجا ہے۔ اب کہتے ہیں کہ دونوں اکٹھے بھی مطالبہ کریں تو کون سا فرق پڑتا ہے۔

میں نے جواب دیا:

فرق تو پڑتا ہے صاحب۔ ایک تو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے آدھے فدک کا مطالبہ بطور سوال کیا، اور آپ نے اعلان کر دیا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ بھی خود کو فدک کا حق دار سمجھتے تھے، اور وہ وارث تھے، لہذا جس زمین کے متعلق دو وارث ہوں، تو اس کو کسی ایک کا حق کیسے قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر کا کہنا تھا:

میں نے صرف یہ تھوڑی کہ کہا ہے؟ بلکہ میں نے استدلال کیا ہے کہ جب تین چیزیں بطور میراث موجود ہیں تو فدک بی بی س کا بھی ہو سکتا ہے اور باقی چیزیں باقی وارثوں کی

اور پھر دورانِ مناظرہ مجھ پر لعن طعن کرتے ہوئے کہا:

لعنت ہو واقعا تم پہ۔۔۔۔۔۔

میں نے اس کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا:

آپ نے کہا (جب تین چیزیں بطور میراث موجود ہیں تو فدک بی بی س کا بھی ہو سکتا ہے اور باقی چیزیں باقی وارثوں کی)، لیکن اس کی دلیل کیا ہے کہ ایک زمین کا دعوی ایک نے کیا، دوسری زمین کا دعوی دوسرے نے کیا۔ دلیل تو لائیں۔

روایت میں تو دونوں نے مشترکہ مطالبہ کیا ہے۔ آپ کہہ رہے ہیں کہ الگ الگ زمین کے متعلق مطالبے کئے ہیں۔ اسکی دلیل ہو تو لائیں۔

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے یہ لکھا:

اتنا تو تو جاہل ہے کہ۔۔۔ پھر وہی سوال کی بات کر ڈالی۔۔ عربی سے جاہل کہیں کے۔۔۔ مفعول بہ کا بھی تجھے پتہ نہیں کہ وہ ڈائریکٹ ایا ہے۔۔۔ پھر منہ اٹھا کر بول رہا ہے بطور سوال کیا؟؟؟

کیا بی بی س اتنی گئی گذری تھیں کہ سوال کرنے کی وجہ سے پھر ناراض بھی ہو جائیں؟؟؟؟؟

یہاں پر ایک اور شیعہ مناظر علی داور نے لکھا:

مولا علی علیہ السلام نے جناب عباس کو فدک سے بے دخل کر دیا تھا۔۔۔جو کہ واضح ثبوت ھے کہ مولا علی۔علیہ السلام اسے اپنا حق ھی سمجھتے تھے

میں نے جواب میں لکھا:

پہلے میں نے جو دلیل مانگی ہے، وہ تو لائیں پھر ہم پر طعن و تشنیع کریں۔

عربی سے کون جاہل ہے، یہ تو وہی جانتا ہے جس کو عربی آتی ہو۔

آپ کی دلیل کا منتظر ہوں، باقی باتیں بعد میں ہو نگی۔

اس کے بعد شیعہ مناظر نے پھر پینترا بدلا اور لکھا:

عباس رض بھی دعویدار ہوں اس میں بی بی س کے مطالبہ حق میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔۔۔۔زیادہ سے زیادہ پھر یہ ہو گا نا کہ اب ان دونوں میں سے کس کا کتنا حق ہے ؟؟ حق ہے بھی یا نہیں ؟؟ یہ بی بی سلام اللہ علیہا اور عباس رض کا مسئلہ ہے۔۔ لیکن مطالبہ پھر پابر جا ہے۔۔۔

اور پھر لکھا:

بی بی سلام اللہ علیہا کا مطالبہ کرنا۔۔۔یہ لیں۔۔۔(وَفَاطِمَةُ رِضْوَانُ اللَّهِ عَلَيْهَا حِينَئِذٍ تَطْلُبُ)

دفک کا طرلب کرنا۔۔یہ لیں (وَفَدَكَ)

ابو بکر کا رد کرنا۔۔یہ لیں (فَأَبَى أَبُو بَكْرٍ، أَنْ يَدْفَعَ إِلَى فَاطِمَةَ مِنْهَا شَيْئًا،)

اسی حق کو نہ دینے کی وجہ سے بی بی س کا ناراض ہونا ورنہ بی بی س بغیر حق سمجھنے ناراض ہونا کا مطلب ہی کچھ نہیں نکلتا۔۔(فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ، عَلَى أَبِي بَكْرٍ مِنْ ذَلِكَ)

اب بھی کچھ رہ گیا ہے سمجھانے کو؟؟؟

اب اگر عباس رض بھی شامل ہوں تو بھی حق میں تقسیمی ہو گی نہ کہ مکمل حق ہی نہ سمجھنا۔۔۔۔۔۔اب اس سے بھی آسان کر کے کچھ سمجھایا جا سکتا ہے ؟؟؟؟

یہاں پر موصوف نے ایک اور موقف اختیار کیا اور کہا کہ اگر دونوں ہی فدک کا مطالبہ کر رہے ہوں تو بھی حق میں تقسیمی ہو گی نہ کہ مکمل حق ہی نہ سمجھنا۔ یہ بات کہہ کر موصوف اپنے ہی پچھلے قول کے خلاف چلے گئے جس میں انہوں نے کہا تھا کہ اگر دونوں ہی فدک کا مطالبہ کر رہے ہوں تو اعتراض بنے گا۔

میں نے ان سے پھر دلیل مانگی اور کہا:

> آپ یہ بتائیں کہ حضرت عباس نے فدک طلب نہین کیا، بلکہ خیبر طلب کیا، اور حضرت فاطمہ نے خیبر طلب نہیں کیا، بلکہ فدک طلب کیا۔ آپ نے یہ بہت غلط بات کی ہے۔ اگر آپ کے پاس دلیل نہین تو میں آپ کی یہ غلط فہمی دور کر دون؟

اور ساتھ ہی لکھا:

> آپ کو میں نے روایت دی تھی اور کہا تھا کہ یلتمسان کا ترجمہ کر دیں۔
>
> یاد رہے کہ ہم نے کہا تھا کہ عربی میں لفظ یلتمسان کا روایت میں ہونے سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ نے مطالبہ بطور سوال کیا تھا، دعوی نہین کیا تھا۔
>
> اب میں لفظ یلتمسان کا مطلب دکھاتا ہوں۔
>
> دیکھئے لغت میں لکھا ہے کہ التماس کا مطلب (درخواست، گذارش، عرض) ہے۔
>
> http://urdulughat.info/.../8848-%D8%A7%D9%84%D8%AA%D9%85...
>
> آپ پر تعجب ہے کہ آپ اس لفظ سے بھی دعوی ثابت کر رہے ہیں۔
>
> التماس
>
> عربی زبان سے مشتق اسم ہے۔ اردو میں بطور اسم ہی...

اس کے جواب میں شیعہ مناظر نے وہی پرانی بات دہرائی:

> سوال اور التماس۔۔ ان روایات میں مانگنے اور مطالبہ کے معنی میں ہے
>
> یلتمسان میراثھما۔۔۔ یعنی وہ دونوں اپنی میراث کا مطالبہ کرتے ہیں۔۔ اپنی میراث مانگتے ہیں

شیعہ مناظر بھی جانتے تھے کہ اس سے دعوی ثابت نہیں ہوتا، اس کا اظہار انہوں نے مناظرے کے بعد ایک اور جگہ کمنٹ میں اس وقت کیا جب انہوں نے کہا "آج تو اس کو صریح الفاظ سے دعوی کا لفظ بھی دکھا دیتا"۔

اس کے بعد میں نے لکھا:

عمار حیدر، بات یہ ہے کہ آپ فدک کو حضرت فاطمہ کا حق سمجھتے ہیں۔ حضرت فاطمہ نے فدک مانگا بطور میراث، لیکن فدک پر دعوی نہیں کیا۔ اور فدک مانگا بھی تو حضرت عباس کے ساتھ مل کر۔ اس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ وہ چاہتی تھیں کہ فدک کو وراثت کے قاعدوں پر تقسیم کر کے جو ان دونوں کا حق ہوتا ہے، وہ ان کو دیا جائے، بات اتنی سی ہے، گھما پھرا کے وہی پر آتی ہے۔

التماس کے لفظ سے واضح ہوتا ہے کہ حضرت فاطمہ نے درخواست جمع کی، فدک پر دعوی نہیں کیا۔

اس کے بعد شیعہ مناظر نے لکھا:

چلو وراثت کے طور پہ ہی مطالبہ تو کیا نا۔۔۔ کیا میراث حق نہیں کہلاتی؟؟؟؟؟

اب جواب دو۔۔۔ بی بی س نے مانگ کر غلطی کی یا ابو بکر نے نہ دے کر غلطی کی؟؟؟

عزت سے اب جواب دینا۔۔ میں جا رہا ہوں ڈاکٹر کے پاس

میں نے جواب دیا:

دیکھیں، میراث میں انسان کا حق بمعنی ملکیت وہی شئے ہوتا ہے جو اس کو تقسیم کے بعد ملے۔ ایک باپ کی جائیداد میں سو کنال زمین ہے۔ ایک بیٹا اس باپ سے کہتا ہے کہ میں فلاں زمین کا مطالبہ کرتا ہوں۔ اب اس مطالبہ سے یہ لازم نہیں آتا کہ وہ زمین اس کی ہے۔ لیکن جب اس کا باپ وہ زمین تقسیم کر دے، تب ہی وہ مذکورہ زمین اس کا حق کہلائے گی۔

اب آپ کہتے ہیں کہ فدک حضرت فاطمہ کا حق تھا۔ فدک مانگنے کون کون آیا؟ دو فریق آئے۔ اس سے ثابت ہوا کہ میراث کی تقسیم تو ہوئی ہی نہیں۔ جب میراث تقسیم ہی نہیں ہوئی تو فدک کسی ایک فریق کا حق کیسے بن گیا؟ یا تو آپ کہہ دیں کہ میراث تقسیم ہوئی، فدک بی بی فاطمہ کو ملا، اور حضرت عباس نے اس کے باوجود ناحق مطالبہ کیا۔ یا آپ کہیں کہ ہاں میراث تقسیم ہی نہیں ہوئی، اور بی بی فاطمہ میراث میں تقسیم کے لئے آئی تھیں۔

اور آپ نے اپنی اس بات کی دلیل نہیں دی کہ حضرت عباس نے فدک کی زمین کا مطالبہ نہیں کیا۔ اس کی دلیل آپ کو دینی ہوگی۔

اور پھر میں نے لکھا:

صرف مطالبہ کرنے سے اگر کوئی چیز کسی کا حق ثابت ہوتی ہے، یا صرف مطالبہ کرنے سے یہ ثابت ہوتا کہ کوئی شخص اس مطلوبہ چیز کو اپنا حق سمجھتا ہو، تو حضرت فاطمہ جس خادمہ کو حضور علیہ السلام سے مانگ رہی تھیں، وہ خادمہ ان کا حق ہوتی۔ یا کم از کم حضرت فاطمہ اس خادمہ کو ہی اپنا حق سمجھتی۔ لیکن یہاں پر حضرت فاطمہ نے خادمہ کا مطالبہ کیا، اس کے باوجود حضور علیہ السلام نے ان کو خادمہ نہیں دی۔ معلوم ہوا کہ مطالبہ کرنے سے کوئی چیز کسی کا حق نہیں بن جاتی۔ نہ ہی اس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ کوئی شخص اس مطلوبہ چیز کو اپنا حق سمجھتا ہے۔

اس کے بعد میں نے لکھا:

مطالبہ کرنے سے ہی کوئی شئے کسی کا حق ثابت ہوتی، یا اس سے ثابت ہوتا کہ مطالبہ کرنے والا شخص اس چیز کو اپنا حق سمجھتا ہے، تو

1۔ یہ خادمہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا حق ہوتیں۔

2۔ یا پھر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اس خادمہ کو اپنا حق سمجھتیں۔

کیا ان دونوں میں سے کوئی ایک بات بھی صحیح ہے؟ اس کا جواب کوئی بھی شیعہ دینا چاہے تو دے سکتا ہے۔

اس کے بعد شیعہ مناظر غائب ہو گئے تو میں نے لکھا:

شیعہ مناظر، آپ کو مناظرہ کرنے کا کس نے کہا تھا؟ آپ کاموں سے فارغ ہو جایا کریں، پھر مناظرہ کریں۔ ہم کیا ہر روز آپ کی راہ ہی تکتے رہین گے۔

پھر لکھا:

شیعہ مناظر نے کم وقت میں مناظرہ میں نتیجہ نکالنے کیلئے کمنٹ کمنٹ مناظرہ شروع کیا. اب اس کا کچھ اتا پتا نہیں. غیبت سے بر آمد ہو تو ہمیں مطلع کریں.

پھر لکھا:

شیعہ مناظر عمار حیدر یہ مناظرہ چھوڑ کر اور جگہ مناظرے کر رہا ہے. شیعوں، اپنے بھگوڑے مناظر کو واپس لاؤ.

پھر لکھا:

میرے پاس واضح ثبوت موجود ہیں کہ عمار ایک اور آئی ڈی سے کسی اور کے ساتھ بحث کر رہا ہے.

لیکن شیعہ مناظر نہ آیا۔ لہٰذا ہم نے بھی ایسے لاپروا مناظر سے مناظرہ کرنے میں وقت ضائع کرنے کو مناسب نہ سمجھا جو فریقِ مخالف سے مناظرہ چھوڑ کر اور جگہوں پر بحث و مباحثہ کرے جبکہ اتنے اہم موضوع پر مناظرہ جاری ہو، اور بار بار یاد دہانی کے بعد بھی بار بار غائب ہونے میں کوئی عار محسوس نہ کرے۔

وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین

12 شوال 1437ھ 17 جولائی 2016